Open Access
Al-Marjān
Research Journal
ISSN(E): 3006-0370
ISSN(P): 3006-0362
al-marjan.com.pk

Study of the Characteristics and Distinctions of Muhammad Sadiq al-Arjun's Seerah Writing

محمد صادق العرجون کی سیرت نگاری: خصوصیات وامتیازات کا مطالعہ

Authors Details

1. **Samia Batool**
M.Phil Scholar, Department of Islamic Studies, Government College University, Faisalabad, Pakistan.
2. Dr. Yasir Arfat *(Corresponding Author)*
Associate Professor, Department of Islamic Studies, Government College University, Faisalabad, Pakistan. **yasirawan@gcuf.edu.pk**

Citation

Batool, Samia, and Dr. Yasir Arfat." Study of the Characteristics and Distinctions of Muhammad Sadiq al-Arjun's Seerah Writing."*Al-Marjān Research Journal*, 3,no.2, April-June (2025):628 −643.

Submission Timeline

Received: Mar 17, 2025
Revised: April 04, 2025
Accepted: April 21, 2025
Published Online:
May 12, 2025

Article QR

Publication, Copyright & Licensing

Al-Marjān Research Center, Lahore, Pakistan.
All Rights Reserved © 2023.
This article is open access and is distributed under the terms of Creative Commons Attribution 4.0 International License

Study of the Characteristics and Distinctions of Muhammad Sadiq al-Arjun's Seerah Writing

محمد صادق العرجون کی سیرت نگاری: خصوصیات وامتیازات کا مطالعہ

☆ سمعیہ بتول ☆ ڈاکٹر یاسر عرفات

Abstract

This paper examines the scholarly contributions of Sheikh Muhammad Sadiq Arjoun, particularly his biographical work on the Prophet Muhammad (SAW) titled "Muhammad Rasul Allah: Manhaj wa Risala, Bahth wa Tahqiq." Arjoun, a distinguished 20th-century Egyptian scholar, devoted over ten years to writing this extensive four-volume, 2700-page biography of the Prophet. His methodology is distinctive for its critical and analytical approach, meticulously evaluating narrations of the Prophet's life through both sanad (chain of transmission) and matn (content) scrutiny. He integrated both rational and textual evidence to accept or reject narrations; often reconciling conflicting reports with logical arguments. Arjoun's work is characterized by comprehensive coverage of multiple sources, critical commentary, and rejection of weak traditions, such as the incident of Gharaniq. He compared his methods with those of contemporaries like Muhammad Hussein Haykal and Abu Zahra, demonstrating superior depth and analysis. His book is not merely a compilation but a thoughtful academic exploration of the meanings and realities within the Prophet's life events. Furthermore, Arjoun's unique method involves exploring philosophical, theological, and historical perspectives, thereby differentiating his work from that of traditional seerah writers. His work stands as a significant scholarly achievement in Islamic historiography, striking a balance between tradition and modern critical methodologies.

Keywords: Seerah,Sadiq Arjoun,Egypt,Sanad,Matan, Islamic historiography.

تعارف موضوع

اسلامی علوم وفنون کے امتیازات میں ایک اہم امتیاز نبی آخر الزماں ﷺ کی سیرت نگاری کا غیر معمولی فن ہے۔ مسلمانوں نے حضرت محمد ﷺ کی سیرت طیبہ کی تحفیظ وتدوین کے لیے بے مثال مساعی کی۔ سیرت رسول پاک ﷺ کا بنیادی ماخذ ومصدر قرآن مجید ہے۔ اسی طرح احادیث نبویہ میں بھی میں سیرت کا وقیع ذخیرہ محفوظ ہے۔ ان دوماخذ ہائے سیرت کے ساتھ مستقل فن سیرت نگاری ہے۔ صدیوں پر محیط اس فن کے عظیم سیرت نگاروں کا طویل سلسلہ ہے۔ اس سلسلہ کی ایک کڑی بیسویں صدی کے ابتدائی دور کے مصری عالم ومحقق محمد صادق عرجون ہیں۔ کہ جنہوں نے کئی سال کی محنت کے بعد چار جلدوں میں سیرت رسول پاک ﷺ پر ایک مبسوط کتاب "محمد رسول اللہ" کے عنوان سے تحریر کی۔ جو کئی پہلوؤں سے ایک اہم علمی کاوش ہے۔ روایات وواقعات سیرت کی تنقیح، روایات پر نقد وتبصرہ، تقابل، روایات سے استدلال، ما قبل کی تحقیقات

☆ ایم فل اسکالر، شعبہ علوم اسلامیہ، گورنمنٹ کالج یونیورسٹی، فیصل آباد، پاکستان۔

☆ ایسوسی ایٹ پروفیسر، شعبہ علوم اسلامیہ، گورنمنٹ کالج یونیورسٹی، فیصل آباد، پاکستان۔

کا تجزیہ اور نقلی وعقلی دلائل کے نظائر اس تصنیف لطیف میں نمایاں دیکھے جاسکتے ہیں۔ مقالہ ہذا میں شیخ عرجون کی اس علمی دستاویز کی سیرت نگاری کا پر روشنی ڈالتے ہوئے انکی سیرت نگاری کی خصوصیات کا مطالعہ پیش کیا جارہا ہے۔

مبحث اول: سوانحی خاکہ-ولادت سے وفات تک

1. تاریخ ولادت

محمد صادق ابراہیم عرجون مصر کے شہر اسوان کے علاقے "ادفو" (Edfu) میں 1903ء کو پیدا ہوئے۔([1])

لفظ عرجون قرآن کریم میں بھی استعمال ہوا ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ مَنَازِلَ حَتّٰى عَادَ كَالْعُرْجُوْنِ الْقَدِيْمِ([2])"

"اور چاند ہے کہ ہم نے اس کی منزلیں ناپ تول کر مقرر کر دی ہیں یہاں تک کہ وہ جب (ان منزلوں کے دورے سے) لوٹ کر آتا ہے تو کھجور کی پرانی ٹہنی کی طرح (پتلا) ہو کر رہ جاتا ہے"۔

عربی زبان کے لفظ عرجون کا مطلب عربی لغت میں کھجور کا گچھا، کھجور کی شاخ و ٹہنی مذکور ہے اور اس کی جمع عراجین ہے۔([3]) محمد صادق ابراہیم سلیم عرجون المعروف شیخ عرجون کا تعلق قبیلہ مُرّہ کی شاخ "مراری" سے ہے جنہیں "العَراجین" بھی کہا جاتا ہے۔ اُن کا خاندان صوبہ اسوان کے شہر اِدفو میں آباد ہوا۔ وسیع صحن اور کچی اینٹوں سے بنی گودام نما حویلیاں اُن کے گھرانوں کی پہچان تھیں۔

2. جائے پیدائش

اسوان (Aswan) دریائے نیل کے مغربی کنارے مصر کے جنوب میں ایک قدیم اور تجارتی شہر ہے، مصر کے انتظامی طور پر ستائیس صوبے ہیں اور اسوان مصر کے بڑے صوبوں میں سے بڑا صوبہ ہے، جس کا علاقہ 34608 (چونتیس ہزار چھ سو آٹھ) مربع کلومیٹر اور آبادی 1323000 (تیرہ لاکھ تیئیس ہزار) نفوس پر مشتمل ہے۔ (حوالہ) اس کے علاقے "ادفو" جہاں شیخ عرجون کی پیدائش ہوئی، ایک معروف تاریخی شہر ہے. ابو بکر ادفوی ادریسی مصری متوفی: 388ھ بھی اسی علاقے کے مشہور عالم ہیں، انہوں نے قاہرہ میں وفات پائی۔

3. تعلیم وتربیت

1335ھ/1916ء میں جامعہ ازہر میں داخلہ

1340ھ/1921ء میں "الشهادة الأولية" (ابتدائیہ) حاصل کی۔

1344ھ/1925ء میں "الثانوية" (ثانویہ) مکمل کی۔

1348ھ/1929ء میں عالمی درجہ (الشهادة العالمية) حاصل کیا۔

1352ھ/1933ء میں ادب وبلاغت میں تخصص (ڈپلومۂ تخصّص) حاصل کیا اور اس میں پورے مصر میں تیسری پوزیشن لی۔ اُن کے تحقیقی مقالے کا عنوان تھا: "النقد الأدبي عند العرب"۔([4])

4. تاریخ وفات

محمد الصادق ابراھیم عرجون نے 77 (ستتر) برس کی عمر میں سنہ 1980ء کو قاہرہ میں وفات پائی۔ ان کا شمار جامعہ ازھر کے ممتاز، باصلاحیت اور محنتی اساتذہ میں ہوتا ہے۔ انہیں بچپن ہی سے علم وادب سے شغف تھا۔ خدا تعالیٰ نے انہیں اس قابل بنایا کہ وہ اپنی غیر معمولی ادبی صلاحیتوں کو

[1] ʻUmar Najjār ʻAlī. *Manhaj ash-Shaykh Muḥammad aṣ-Ṣādiq ʻArjūn fī Naqd ar-Riwāyāt min khilāl Kitābih Muḥammad Rasūl Allāh Ṣallā Allāh ʻalayh wa sallam*. Cairo: Maktabat al-Adab, 1440 AH/2019, 1.

[2] Yāsīn, 36:39.

[3] "Arjūn." Almaany Dictionary. https://www.almaany.com/ur/dict/ar-ur/%D8%B9%D8%B1%D8%AC%D9%88%D9%86/. Accessed May 17, 2025.

[4] *At-Tarājim wa aṭ-Ṭabaqāt: Tarājim ash-Shakhṣiyyāt min Mawqiʻ Dhākirat al-Azhar*. Cairo: Al-Azhar, n.d., 1:59

اسلام اور ملت کی خدمت میں استعمال کر سکیں۔ جہاں ان کی دینی وملی خدمات ہیں، وہیں انہوں نے علمی میدان میں بھی گراں قدر سرمایہ مہیا کیا ہے۔ شیخ عرجون کی تصنیفات میں تحقیق وتنقید کا رنگ غالب ہے۔

مبحث دوم: شیخ عرجون کی تصانیف-تعارف اور موضوعاتی جہات

1. شیخ عرجون کی تصانیف اور انکی جہات

شیخ عرجون نے متنوع موضوعات پر کتابیں لکھی ہیں، جن میں قرآنیات، سیرۃ رسول ﷺ، تراجم، فلسفہ وتصوف اور ادب کی کتب شامل ہیں۔ ان کتب میں بعض ضخیم اور کئی جلدوں پر مشتمل ہیں، بعض کتب چھوٹی ہیں جو ایک یا دو جلدوں پر مشتمل ہیں۔ ان کتب میں سے بعض شائع ہو چکی ہیں، اور بعض نایاب ہیں۔

2. شیخ عرجون کی تصانیف کا تعارف

شیخ عرجون نے علمی میدان میں گراں قدر خدمات انجام دیں ہیں مختلف موضوعات پر ان کی تحریر کردہ تصانیف کا تعارف ذیل میں مذکور ہے۔

i. قرآنیات

شیخ عرجون مستند مفسرین میں سے تھے۔ ان کا کتاب الہٰی کی تشریح کرنے کا ایک خاص انداز تھا۔ شیخ عرجون کا کہنا تھا کہ انسانی رہنمائی کا ذریعہ اور انسانیت کو نجات کے طور پر خدا تعالیٰ کی کتاب پر توجہ دینا ضروری ہے۔ تفسیر قرآن میں ان کی یہ کتب شامل ہیں:

* القرآن الکریم ھدایتہ واعجازہ فی اقوال المفسرین
* نحو منھج لتفسیر القرآن
* تفسیر سورۃ توبہ والروم ولقمان والسجدہ
* نفحات الانعام فی تفسیر سورۃ الانعام

القرآن الکریم ھدایتہ واعجازہ فی اقوال المفسرین: القرآن الکریم ھدایتہ واعجازہ فی اقوال المفسرین میں شیخ عرجون نے تاریخ انسانی اور اسلام دونوں کی حیثیت کے بارے کلام کیا ہے، اور بتایا ہے کہ قرآن عظیم ہدایت کا عظیم معجزہ ہے جو نبوت اور پیغام کی تصدیق کرتا ہے اس کے ساتھ ایک اسلامی قوم کی ضروریات کو بھی پورا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اسلام کو انسانیت کے لئے عمومی اور ابدی مذہب کے طور پر قائم کیا، اسے جناب آدم علیہ السلام سے لے کر جناب محمد ﷺ تک انسانی تاریخ کے انکشافات کے سلسلے کی آخری کڑی بنایا۔

نحو منھج لتفسیر القرآن: شیخ عرجون کی یہ کتاب تفسیر قرآن کے منہج پر مشتمل نہیں جیسا کہ کتاب کے عنوان سے ظاہر ہے بلکہ یہ کتاب انسانیت کے لئے قرآن کی ضروریات کو بیان کرنے پر مشتمل ہے اور اس میں شیخ عرجون نے آپ ﷺ کے دعوتی منہج کی وضاحت کی ہے۔ یہ کتاب ایک ہی جلد میں تقریباً سو صفحات پر مشتمل ہے۔

تفسیر سورۃ توبہ والروم ولقمان والسجدہ: اس تفسیر میں قرآن کریم کی ذکر کردہ سورتوں کی تفسیر کو بیان کیا گیا ہے، جس میں الفاظ کی لغوی صرفی ترتیب، آیات کے مشکل الفاظ کے معانی اور ایک آیت کے دوسری آیت کے ساتھ ربط کو بھی بیان کیا گیا ہے۔

نفحات الانعام فی تفسیر سورۃ الانعام: اس تفسیر میں شیخ عرجون نے سورہ انعام کی تفسیر بیان کی ہے، سورہ انعام میں چونکہ مشرکین کی جہالت کا زیادہ تذکرہ ہے جس میں خدا تعالیٰ نے انہیں چوپائے سے بھی زیادہ بیوقوف قرار دیا ہے، شیخ عرجون نے ان آیات سے مختلف احکام کا استنباط کیا ہے۔

قرآن کی مختلف سورتوں کی تفسیر کے علاوہ انہوں نے قرآنی علوم سے متعلق بھی لکھا ہے جن میں یہ کتب شامل ہیں:

* من ریاض القرآن
* ردمزاعم رسالۃ فی قراءات القرآن
* الامۃ الاسلامیۃ کما یریدھا القرآن
* سنن اللہ فی المجتمع من خلال القرآن

ii. سیرت رسول ﷺ

سیرت رسول ﷺ کے موضوع پر شیخ عرجون نے مواد کو وسیع پیمانے پر تیار کیا۔ جس طرح تحقیقی مراکز میں کیا جاتا ہے اور مسلسل دس سال تک ہر اس مواد کا مطالعہ کرتے رہے جو ماضی میں رسول اللہ ﷺ کے متعلق لکھا گیا۔ سیرت نبی ﷺ کے موضوع پر جو کتب تحریر کی ہیں وہ درج ذیل ہیں۔

* محمد رسول الله ﷺ منهج ورسالة، بحث وتحقيق
* محمد من نبعة الى بعثة
* عظمة محمد فى رسالة

محمد رسول الله ﷺ منهج ورسالة، بحث وتحقيق: شیخ عرجون کی یہ کتاب چار جلدوں پر مشتمل ہے۔ اور اس کے صفحات کی تعداد ستائیس سو ہے۔ فاضل محقق نے اپنی تحقیق کو اس حد تک بڑھایا کہ روایات سیرت، احادیث، تاریخی روایات کے ساتھ ساتھ قرآن کریم کی تفسیر اور حدیث نبوی کی شروح سے بھی استفادہ کیا ہے۔ انہوں نے روایات کی خوب چھان بین کی۔ ان میں سے جو روایات درست تھیں انہیں اپنی کتاب میں درج کیا، انہوں نے اپنے مباحث کی گفتگو میں مفسرین اور محدثین جیسے طبری، ابن حجر، امام رازی، ابن عطیہ، اور ابن کثیر وغیرہ سے بحث کی ہے اور بعض مواقع پر ان کی آراء کارد بھی کیا ہے۔

محمد من نبعة الى بعثة : یہ کتاب سیرت رسول ﷺ کے مباحث پر مشمل ہے جس میں مکہ کی تاریخی حیثیت، آپ ﷺ سے پہلے کے وہاں کے حالات، نبوی ضرورت، آپ ﷺ کی آمد اور آپ ﷺ کی دعوت ورسالت کو بیان کیا ہے۔ یہ کتاب اختصار کی حامل ہے۔

عظمة محمد فى رسالة : اس کتاب میں آپ ﷺ کے اخلاق و محاسن، آپ ﷺ کی خصوصیات اور دیگر انبیاء پر آپ کی فوقیت وعظمت کو بیان کیا ہے۔ یہ کتاب چھوٹے سائز پر مشتمل ہے۔

متنوع میادین: شیخ عرجون نے مذکورہ کتب کے علاوہ بھی بعض میادین بارے کتب رقم کیں۔

* الموسوعة فى سماحة الاسلام
* الدين منبع الاصلاح الاجتماعى
* التصوف فى الاسلام منابعه واطواره

iii. الموسوعة فى سماحة الاسلام

الموسوعة فى سماحة الاسلام : انسائیکلوپیڈیا ہے، اس انسائیکلوپیڈیا میں محمد صادق عرجون نے اسلام کی عظمت کا سراغ لگایا ہے، اس میں شیخ عرجون نے اسلام کی طویل تاریخ کو بیان کرتے ہوئے مسلمانوں کے مختلف عہد اور ان کے مذہب کا ذکر کیا ہے۔ یہ انسائیکلوپیڈیا دو جلدوں پر مشتمل ہے، جس کے 1150 صفحات ہیں۔

الدين منبع الاصلاح الاجتماعى: محمد صادق ابراہیم کی یہ کتاب دین اسلام کے عقائد، اصول وضوابط پر مشتمل ہے۔

التصوف فى الاسلام منابعه واطواره: محمد صادق ابراہیم کی یہ کتاب تصوف سے متعلقہ ہے، جس میں انہوں نے اس بات کو ذکر کیا ہے کہ تصوف کا اصل مفہوم کیا ہے اس کے منابع ومصادر کونسے ہیں۔ نیز تصوف کے اس مفہوم کی توضیح کی ہے جو موجودہ دور میں غلط رائج ہو گیا ہے۔

iv. تاریخ اسلام

تاریخ اسلام سے متعلقہ جو شیخ عرجون کی کتابیں ہیں ان میں زیادہ تر شیخ عرجون نے کتب کے تراجم کیے ہیں۔ اسی طرح اسلامی تاریخ کے منتخب اہم کرداروں بارے کتب تصنیف کی ہیں۔ تاریخ اسلام کے موضوع پر جو کتابیں انہوں نے تصنیف کی ہیں وہ یہ ہیں:

* قادة الفكر فى تاريخ الاسلام
* عثمان بن عفان
* خالد بن وليد

* حجۃ الاسلام الغزالی: المفکر الثائر

قادۃ الفکر فی تاریخ الاسلام: شیخ عرجون نے اپنی مشہور کتاب "قادۃ الفکر فی تاریخ الاسلام" جامعہ ازھر کے رسالے میں مضامین کی شکل میں شائع کی، جس میں انہوں نے اپنی رائے کا اعلان کیا کہ اسلام سے پہلے کی فکر فلسفیانہ تھی۔ فلسفہ کا سیاق وسباق فقہ اور قانون سازی کے تناظر میں ہے، جب اسلام آیا اس کی حیثیت کو بڑھایا اور اسے غالب کیا۔

عثمان بن عفان: خلیفہ سوم عثمان بن عفان کے متعلق کتاب میں انہوں نے حضرت عثمان کی شہادت کی بحث میں مکمل دفاع کا موقف اختیار کیا ہے۔ ان کی رائے کا خلاصہ یہ تھا کہ عثمان بن عفان کے بارے جو کچھ کہا گیا ہے اس میں زیادہ تر جھوٹ کا الزام لگایا گیا ہے شیخ نے حضرت عثمان بارے غیر منصفانہ الزامات کی تردید میں اپنا نقطہ نظر کو واضح کیا ہے۔

خالد بن ولید: خالد بن ولید کے متعلق جو کتاب ہے اس میں انہوں نے خالد بن ولید کی شخصیت ان کی متعدد مہمات میں شرکت اور ان کی بہادری وجرات کو بیان کیا ہے۔ ان کی یہ کتاب چھوٹے سائز میں ہے۔

حجۃ الاسلام الغزالی: المفکر الثائر: "حجۃ الاسلام الغزالی" میں انہوں نے تصوف اور آزادی کے زاویے اور انقلابی فکر کے متعلق بات کی ہے۔ یہ کتاب بھی چھوٹے سائز پر مشتمل ہے اور نایاب ہے۔

v. ادب

شیخ عرجون ادب سے بھی شغف رکھتے تھے اور عمر بھر ادیب رہے، ڈاکٹر البیومی کا ان کے بارے کہنا ہے کہ ان کے انداز میں جرات، ہمت اور طاقت تھی جیسا کہ انہوں نے شیخ عرجون کے بارے لکھا ہے:

> "في أسلوبه ما في شخصيته من فحولة وشجاعة وقوة. فلقد كان الأستاذ ذاحمية مخلصة وغيرة ملتهبة تلمسها في حديثه كما تراها في بريق عينيه وتوهج ملامحه" ([5])
>
> ڈاکٹر بیومی کے بقول ا ُن کے اسلوب میں بھی وہی مردانگی، جرأت اور قوت جھلکتی ہے جو اُن کی شخصیت کا خاصہ تھی۔ وہ کہتے ہیں کہ استاد کے اندر خالص حمیّت اور سلگتی ہوئی غیرت تھی؛ یہ سب آپ اُن کی گفتگو میں محسوس کرتے، جیسے اُن کی آنکھوں کی چمک اور چہرے کے شعلہ ور نقوش میں دیکھتے ہیں۔

انہوں نے قبل از اسلام ادب کا ذکر کیا۔ انہوں نے اپنی تحقیق کا اختتام یہ کہہ کر کیا کہ قبل از اسلام عربوں کی سوچ مضبوط تھی اس دور میں بہتر ادب کا وجود تھا۔ ادب پر ان کی یہ کتاب ہے: الادب بين القديم والحديث بيني و بين الاستاذ محمد فريد وجدی (الحياة الادبية عند العرب قبل الاسلام النقد الادبی عند العرب)

vi. علمی قابلیت پر ورلڈ لیگ کا ایوارڈ

شیخ عرجون نے اپنی علمی و تعلیمی قابلیت پر ادبی میدان میں ایوارڈ حاصل کیے۔ شیخ عرجون کو اپنی کتاب "محمد رسول الله ﷺ منهج ورسالة. بحث وتحقيق "تصنیف کرنے پر رابطہ عالم اسلامی کی طرف سے انعام سے نوازا گیا۔() شیخ عرجون کے علمی کاموں پر تحقیقی مقالات بھی تحریر کیے گئے ہیں۔ سعد الغرباوی نے ازھر فیکلٹی آف فاونڈ مینٹلز آف ریلیجن (Faculty of fundamentals of religion) کے تحت مقالہ رقم کیا جس کا عنوان "محمد صادق عرجون وجهوده فی الدعوة الی الله" ہے، دوسرا مقالہ غانم سعید محمد غانم نے جامعہ ازھر فیکلٹی آف عربی لینگوئج (Faculty of Arabic language) کے تحت رقم کیا جس کا عنوان "محمد صادق عرجون ادیباً" ہے۔([6])

---

[5] Jawādī, Muḥammad. *Al-Azhar ash-Sharīf wa al-Iṣlāḥ al-Ijtimāʿī wa al-Mujtamaʿī*. Cairo: Dār al-Kalima lil-Nashr wa at-Tawzīʿ, 1436 AH/2015, 158.
[6] Jawādī, *Al-Azhar ash-Sharīf wa al-Iṣlāḥ al-Ijtimāʿī wa al-Mujtamaʿī*, 165

محمد رسول الله ﷺ منهج ورسالة، بحث وتحقيق "سیرت النبی ﷺ کے موضوع پر مشتمل بسیط کتاب ہے۔ جس میں شیخ عرجون نے سیرت کے موضوعات کو جامع انداز میں بیان کیا ہے۔ یہ کتاب جیسا کہ ماقبل ذکر ہوا ہے، چار جلدوں اور ستائیس سو صفحات پر مشتمل ہے۔ محمد صادق عرجون نے سیرت رسول ﷺ سے متعلق قدیم وجدید مصادر تمام دستیاب مصادر پر عرصہ دس سال تک تحقیق کی۔ اور انہوں نے ہر اس روایت کو مد نظر رکھا جو جس تک ان کی رسائی ہو سکی۔ شیخ نے اس بات کا خوب اہتمام کیا کہ کمزور احتمالات سے بچتے ہوئے مستند علمی کاوش کی جائے۔ انہوں نے اپنی مساعی کو محض کتب سیرت تک محدود نہیں رکھا بلکہ متعدد میادین کی کتب کو پرکھا اور ان سے استفادہ کیا۔ روایات کی جانچ پرکھ میں شیخ عرجون نے خوب اہتمام کیا ہے۔ اور بعض مباحث میں تنقیح کے لیے بحث متعدد صفحات پر پھیل گئی جیسا کہ واقعہ غرانیق کی بحث پچاس صفحات تک پھیل گئی ہے۔

اپنی کتاب کے آغاز میں شیخ عرجون لکھتے ہیں:

"ليس هذا الكتاب حشداً لروايات أحداث السيرة النبوية، وجمعها من شتيت مؤلفاتها ودواوينها في مؤلف واحد. كما صنع كثير من الأعلام في جمع كتب أمهات الحديث وغيرها من كتب الفنون التي شهرت بالجوامع. ولكنه فكرة دراسية للحقائق والمعاني التي تضمنتها وقائع السيرة" (7)

یہ کتاب سیرتِ نبوی کے واقعات کو مختلف مصادر اور دواوین سے اکٹھا کر کے محض ایک جامع مجموعہ ترتیب دینے کی مساعی نہیں ہے، جیسا کہ بہت سے اکابر محدّثین اور علما نے احادیث و دیگر فنون کی جامع کتب مرتب کیں۔ بلکہ یہ اُن واقعات میں مضمر حقائق اور معانی کا تحقیقی مطالعہ ہے۔

اسی طرح مزید لکھتے ہیں۔

"فعولت على أن أدرس حياة محمد رسول الله لا محمد العبقري. ولا محمد البطل؛ وأسجل مما أقرأ بميزاني للروايات القائم على الموازنة بينها في صحة السند وصحة المتن. فايتها رجحت كفته في صحة السند والمتن قبلته وسجلته, وبينت سبب قبوله بأمور نقلية وعقلية"(8)

میں نے پختہ ارادہ کر لیا کہ میں محمد ﷺ کی زندگی کا مطالعہ ایک رسول کی حیثیت سے کروں، نہ کہ ایک نابغۂ روزگار یا جنگی ہیرو کے طور پر۔ جو روایت بھی میں پڑھتا ہوں، اسے اپنی کسوٹی یعنی سند اور متن، دونوں کی صحت کو باہم تول کر پرکھتا ہوں۔ جس روایت کا پلڑا سند اور متن، دونوں اعتبار سے بھاری ثابت ہو، میں اسے قبول کر کے درج کر دیتا ہوں اور اسی طرح نقلی و عقلی دلائل سے اُس کے قبول کرنے کی وجہ کی توضیح کر دیتا ہوں۔

علامہ عرجون کی مرقوم تصنیف بہت سارے امتیازات کی حامل ہے۔ اس کتاب میں کئی مباحث ایسی ہیں کہ ایک ہی موضوع سے متعلقہ بحث کئی صفحات پر مشتمل ہے، جیسے آپ ﷺ کے سفر شام سے متعلقہ بحث کئی صفحات میں بیان کی ہے۔ جسے شیخ عرجون نے اس طرح بیان کیا ہے کہ پہلے آپ ﷺ کے سفر کے متعلق روایات بیان کی ہیں، متعارض روایات میں تطبیق پیش کی ہے اور آخر میں شیخ عرجون نے اپنا نقد و تبصرہ پیش کیا ہے۔ اس کے علاوہ شیخ عرجون کا اس کتاب " محمد رسول الله ﷺ منهج ورسالة، بحث وتحقيق "میں جو منفرد پہلو ہے وہ یہ ہے کہ روایات کے ذکر کے بعد ان روایات کو قبول کرنے یا رد کرنے میں عقلی دلائل ذکر کرتے ہیں۔ شیخ عرجون کا یہ اسلوب انہیں دیگر مصنفین سے جدا کرتا ہے۔

[7] ʻArjūn, Muḥammad aṣ-Ṣādiq Ibrāhīm. *Muḥammad Rasūl Allāh.* Damascus: Dār al-Qalam, n.d., 1:5.
[8] ʻArjūn, *Muḥammad Rasūl Allāh*, 1:7

مبحث سوم: خصوصیات وامتیازات

"محمد رسول الله ﷺ منهج ورسالة، بحث وتحقيق" کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ شیخ عرجون نے جس طویل عرصہ تک سیرت کے مرقوم مواد کا مطالعہ کیا ہے اس کے بعد انہوں نے نہایت عرق ریزی سے تحقیق وتنقید کا حق ادا کرتے ہوئے موضوعات سیرت کا جائزہ پیش کیا ہے۔انہوں نے اپنے ہمعصر اہل علم کی سیرت نگاری سے ہٹ کر روایت ودرایت کے اصولوں کو برتنے کے ساتھ ساتھ سیرت کی کسی بحث سے متعلقہ جملہ روایات کا احاطہ کیا ہے اور جانچ پرکھ کر اس بارے اپنا موقف ذکر کیا ہے۔انہوں نے کبھی روایت کے قبول کرنے میں عقلی دلائل ذکر کیے ہیں، اسی طرح روایت کے رد کرنے میں بھی دلائل ذکر کیے ہیں نیز بعض مقامات پر روایات میں تطبیق قائم کرنے میں عقلی دلائل دیے ہیں۔

1. **پہلی خصوصیت: شیخ عرجون کا مباحث سیرت کو جامع انداز میں بیان کرنا**

اس کتاب کی جو پہلی خصوصیت ہے وہ یہ ہے کہ شیخ عرجون مباحث سیرت کو جامع انداز میں بیان کرتے ہیں جس کا ذکر ذیل میں ہے۔

"محمد رسول الله ﷺ منهج ورسالة، بحث وتحقيق" میں شیخ عرجون نے مباحث کو بیان کرنے میں جامع انداز اپنایا ہے، وہ جامع انداز کچھ اس طرح ہے کہ شیخ عرجون نے موضوع سے متعلقہ روایات ذکر کرنے میں صرف ایک ہی روایت کے ذکر پر اکتفا نہیں کیا بلکہ دو یا تین روایات ذکر کی ہیں۔ جیسے آغاز وحی سے متعلقہ بحث میں شیخ عرجون نے امام بخاری کی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول روایت کے علاوہ ابو میسرہ، ابو الاسود اور عبید بن عمیر کی روایت بھی ذکر کی ہے۔[9]

جامع انداز کا دوسرا پہلو: "محمد رسول الله ﷺ منهج ورسالة، بحث وتحقيق" میں تفصیلی اسلوب کا دوسرا پہلو یہ ہے کہ جس موضوع پر شیخ عرجون نے اپنا نقد وتبصرہ بیان کیا ہے اسی موضوع کا جو ضمنی پہلو ہے اسے بھی بیان کر دیا ہے۔ جیسے قصہ اصحاب فیل میں شیخ عرجون نے روایات پر اپنا نقد وتبصرہ پیش کیا ہے اسی قصہ کا جو ضمنی پہلو ہے "ابرہہ کے لشکر کے مقابلے میں عربوں کا دفاع" اسے بھی ذکر کر کے اپنی رائے کا اظہار کیا ہے۔[10] بعض موضوعات کی بحث میں شیخ عرجون نے یوں کیا ہے کہ جو ضمنی پہلو ہے اسے الگ عنوان کے تحت تفصیل سے ذکر کر دیا ہے جیسے آغاز وحی کا جو ضمنی پہلو ہے مثلاً وحی کے درجات اور جو اس سے متعلقہ بحث ہے اس کا شیخ عرجون نے الگ عنوان "بدء رسالة محمد ﷺ" قائم کیا ہے۔"بدء رسالة محمد ﷺ" کے عنوان میں شیخ عرجون نے وحی کے مختلف درجات، نبوت کی خصوصیات، نبوت مقدس ذریعہ ہے، کو ذکر کیا ہے۔

مذکورہ خصوصیت کا شیخ عرجون (متوفی:1980ء) کے چند ہم عصر سیرت نگاروں سے موازنہ

"محمد رسول الله ﷺ منهج ورسالة، بحث وتحقيق" جو سیرت کی کتاب ہے، اپنے اندر بہت سی خصوصیات رکھتی ہے۔ ذیل میں شیخ عرجون کے چند ہم عصر سیرت نگاروں کی کتب سیرت کا شیخ عرجون کی کتاب کی جامعیت والی خصوصیت کا موازنہ کیا گیا ہے اور اس کے لئے ہم عصر سیرت نگاروں کی کتب سیرت میں سے بھی آغاز وحی کی ہی بحث کو لیا گیا ہے اس موازنہ سے "محمد رسول الله ﷺ منهج ورسالة، بحث وتحقيق" میں شیخ عرجون کا جو منفرد اسلوب ہے وہ اور بھی واضح ہو گیا ہے۔

محمد حسین ہیکل (متوفی:1957ء): محمد حسین ہیکل جو شیخ عرجون کے ہم عصر اور مصر کے ہی رہنے والے ہیں، ان کی کتاب حیاۃ محمد ﷺ سے شیخ عرجون کی کتاب کی خصوصیت جامع انداز کا موازنہ درج ذیل ہے۔

حیاۃ محمد ﷺ جو کہ محمد حسین ہیکل کی سیرت رسول ﷺ پر لکھی کتاب ہے۔ محمد حسین ہیکل نے اس کتاب میں سیرت کے موضوعات کو روایتی طریقہ سے بیان کیا ہے اور موضوعات ومباحث جو روایتی طریقہ سے بیان کیے ہیں ان میں بحث وتحقیق کا زیادہ عمل دخل نہیں ہے، دوسرا یہ کہ محمد حسین ہیکل نے موضوعات کی بحث کو متعدد روایات ذکر کیے بغیر ہی بیان کیا ہے۔ وہ عموماً موضوع یا بحث سے متعلقہ ایک ہی روایت ذکر کرتے ہیں۔ جیسے آغاز وحی کے متعلق بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ایک دن آپ ﷺ غار میں سو رہے تھے کہ فرشتہ صحیفہ لے کر حاضر ہوا اور

---

[9] Arjūn, *Muḥammad Rasūl Allāh*, 1:249.
[10] ʻArjūn, *Muḥammad Rasūl Allāh*, 1:96.

آپ ﷺ سے کہا "پڑھو" آپ نے جواب دیا کہ میں پڑھا ہوا نہیں، اس کے بعد آپ ﷺ نے یوں محسوس کیا کہ ان کا دم گھٹ رہا ہے۔ فرشتہ نے آپ سے پھر یہی کہا کہ "پڑھ " آپ نے وہی جواب دیا کہ میں پڑھا ہوا نہیں ہوں، دوبارہ آپ نے یہی محسوس کیا کہ آپ کا دم گھٹ رہا ہے ،فرشتہ نے سہ بار آپ سے کہا کہ "پڑھ " آپ کو اب بھی یہ ڈر تھا کہ ان کا دم گھٹ جائے گا تو آپ نے فرشتہ سے کہا کہ کیا پڑھوں، تو فرشتہ نے آپ کو یہ آیتیں پڑھوائیں۔ اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ "(11) محمد حسین ہیکل نے آغاز وحی سے متعلقہ بحث میں آپ ﷺ کا یہ قصہ صرف اسی قدر ہی ذکر کیا ہے(12) جب کہ شیخ عرجون نے اس حصہ کی بحث میں ایک تو متعدد روایات ذکر کی ہیں دوسرا ان روایات پر توجیہہ بیان کی ہے۔

سیرت نگار ابوزھرہ (متوفی:1974ء): دوسرے سیرت نگار ابوزھرہ ہیں، یہ بھی شیخ عرجون کے ہم عصر ہیں۔ ان کی کتاب خاتم النبیین ﷺ سے شیخ عرجون کی کتاب" **محمد رسول الله ﷺ منهج ورسالة، بحث وتحقيق** "کا موازنہ ذیل میں ہے۔

محمد ابو زھرہ جو کتاب خاتم النبیین ﷺ کے مصنف ہیں ،نے اپنی کتاب خاتم النبیین ﷺ کو آئمہ سیرت کی اقتدا میں تحریر کیا ہے یعنی موضوعات کی ترتیب میں دیگر کتب کو مد نظر رکھا گیا ہے، دوسرا یہ کہ ایک ہی موضوع سے متعلقہ دیگر روایات کا ذکر موجود نہیں ہے جیسے آغاز وحی سے متعلقہ بحث میں دیگر روایات موجود نہیں صرف امام بخاری کی جو سورۃ العلق کی وحی کے متعلق جو مشہور روایت ہے اسی پر اکتفا کیا ہے۔(13) ابوزھرہ نے اس بحث کا آغاز رؤیا صادقہ سے کیا ہے اور بیان کیا ہے کہ اول چیز جس کے ساتھ وحی کا آغاز ہوا وہ رؤیا صادقہ ہے اور اس کی تصدیق سیرت ابن اسحاق سے بھی ہوتی ہے اور ابوزھرہ نے اس کی تصدیق کے لئے قرآن کریم میں ابراہیم علیہ السلام کے قصے کی طرف بھی اشارہ کیا ہے آیت مبارکہ نقل کرنے کا مقصد یہ ہے کہ انبیاء کے خواب سچے ہوتے ہیں جیسے ابراہیم علیہ السلام کا خواب سچا تھا۔ آغاز وحی کے بعد ابوزھرہ نے وحی کے مختلف مراتب بیان کیے ہیں۔ جب کہ شیخ عرجون اس بحث سے متعلق متعدد روایات ذکر کرتے ہیں جیسا کہ انہوں نے امام بخاری کی روایت کے علاوہ اور بھی روایات ذکر کی ہیں، اس کے علاوہ وحی کے مختلف مراتب وحی کے بعد کے حالات اور اس سے متعلقہ ضمنی موضوعات کو بھی زیر بحث لائے ہیں۔

سیرت نگار محمد ابو شہبہ (متوفی:1983ء): تیسرے سیرت نگار محمد ابو شہبہ ہیں ،ان کی کتاب "**السيرة النبوية على ضوء القرآن والسنة**"کا شیخ عرجون کی کتاب" **محمد رسول الله ﷺ منهج ورسالة، بحث وتحقيق** "سے موازنہ درج ذیل ہے۔

السيرة النبوية جو سیرت محمد ﷺ پر مشتمل ہے۔ اسے محمد ابو شہبہ نے تالیف کی ہے۔ محمد ابو شہبہ نے اپنی کتاب **السيرة النبوية** میں سیرت کے موضوعات کو مختصر ذکر کیا ہے، موضوع سے متعلقہ آئمہ کی روایات کا تذکرہ موجود نہیں ہے۔ ابو شہبہ نے آغاز وحی کی بحث میں تمہید باندھتے ہوئے یوں ذکر کیا ہے کہ جب آپ ﷺ کی عمر مبارک چالیس سال کو پہنچی تو آپ ﷺ پر وحی کا آغاز رؤیا صادقہ کے ساتھ ہوا، جو کچھ آپ ﷺ خواب میں دیکھتے تھے وہ سچ واقع ہو جاتا تھا۔ ابو شہبہ کا انبیاء کے خواب کے متعلق یہ کہنا ہے کہ انبیاء کے خواب وحی ہوتے ہیں۔ ابو شہبہ نے آغاز وحی کی بحث اسی قدر مختصر ہی ذکر کی ہے۔(14)

جب کہ شیخ عرجون نے آغاز وحی سے متعلقہ حصہ کو تفصیل سے ذکر کیا ہے اور اس بحث سے متعلق متعدد روایات ذکر کی ہیں۔

سیرت نگار اکرم ضیاء العمری (پیدائش:1942ء): اکرم ضیاء العمری کی کتاب "**السيرة النبوية الصحيحة محاولة لتطبيق قواعد المحدثين في نقد روايات السيرة النبوية**"کا شیخ عرجون کی کتاب" **محمد رسول الله ﷺ منهج ورسالة، بحث وتحقيق** "سے موازنہ درج ذیل ہے۔

---

11 Al-ʻAlaq, 96:1–2.

12 Haykal, Muḥammad Ḥusayn. *Ḥayāt Muḥammad Ṣallā Allāh ʻalayh wa sallam*. Lahore: Maktaba-e-ʻIlmiyya, n.d., 94.

13 Abū Zahra, Muḥammad ibn Aḥmad. *Khātam an-Nabiyyīn Ṣallā Allāh ʻalayh wa sallam*. Cairo: Dār al-Fikr, 1445 AH, 1:282.

14 Abū Shahba, Muḥammad ibn Suwaylim. *As-Sīra an-Nabawiyya ʻalā Ḍawʼ al-Qurʼān wa as-Sunna*. Damascus: Dār al-Qalam, 1478 AH, 1:259.

کتاب السیرۃ النبویۃ الصحیحۃ ڈاکٹر اکرم ضیاء العمری کی تصنیف ہے۔ضیاء العمری نے اپنی اس کتاب السیرۃ النبویۃ الصحیحۃ میں متعدد روایات ذکر کرنے کی بجائے موضوع سے متعلقہ ایک ہی روایت کو ذکر کیا ہے لیکن اس ذکر کردہ روایت پر اپنا نقد و تبصرہ پیش کر دیتے ہیں، جیسا کہ روایات پر نقد کرنے کی وضاحت کتاب کے اپنے عنوان سے واضح ہے۔آغاز وحی کی بحث میں ضیاء العمری نے وحی کا آغاز رؤیا صادقہ کو قرار دیا ہے اور وحی کے متعلق جو روایت ذکر کی ہے وہ امام بخاری کی روایت ہے۔([15])جب کہ شیخ عرجون نے صرف امام بخاری کی ہی روایت ذکر نہیں کی بلکہ ابو میسرہ اور دیگر روایات بھی روایات ذکر کی ہیں۔

2. دوسری خصوصیت: تحقیقی انداز

کتاب کی دوسری خصوصیت اس کا تحقیقی انداز ہے۔جس کا ذکر ذیل میں ہے۔

"محمد رسول الله ﷺ منهج ورسالة، بحث وتحقيق "میں شیخ عرجون نے مجموعی طور پر درایتی منہج اختیار کیا ہے، جیسا کہ کتاب کا اسلوب کتاب کے اپنے نام سے واضح ہے،" محمد رسول الله ﷺ منهج ورسالة، بحث وتحقيق "یعنی رسالت کی بحث میں تحقیق اور تفتیش۔کتاب کا آغاز انسانیت کے لئے رسالت کیوں ضروری ہے، سے ہوتا ہے۔آپ ﷺ کی ولادت سے قبل پیش آنے والے واقعات قصہ اصحاب الفیل، قصہ حفر زم زم اور آپ ﷺ کی ولادت کے بعد کے واقعات آغاز نبوت، دوران نبوت کے واقعات وغیرہ، ان تمام مباحث میں تحقیقی انداز اپنایا ہے۔ان مباحث میں تحقیقی منہج کے سبب شیخ عرجون نے اصول مقرر کیے ہیں شیخ عرجون جلد اول میں رقمطراز ہیں کہ:

> "للروايات القائم على الموازنة بينها في صحة السند وصحة المتن، فأيتها رجحت كفته في صحة السند والمتن قبلته وسجلته وبينت سبب قبوله بأمور نقلية وعقلية" ([16])
>
> "روایات کے سلسلہ میں اپنے وضع کردہ پیمانے کے ساتھ توازن قائم کیا۔متن اور سند کی صداقت میں جو روایت اعلیٰ درجہ پر تھی اسے قبول اور درج کیا، اس کے قبول کرنے میں عقلی اور نقلی دلائل بیان کئے"

3. تیسری خصوصیت: رائے ونقد کا اظہار

تیسری خصوصیت جو کتاب ھذا کی ہے وہ رائے و نقد کا اظہار ہے جو کہ ذیل میں ہے۔

"محمد رسول الله ﷺ منهج ورسالة، بحث وتحقيق "کے مباحث میں شیخ عرجون نے رائے و نقد کا اظہار کیا ہے، رائے، اور نقد کا اظہار یہی شیخ عرجون کی کتاب تحریر کرنے کی ایک بڑی خصوصیت ہے۔شیخ عرجون نے رائے اور نقد کا یہ اظہار دو طرح سے کیا ہے۔

رائے و نقد کے اظہار میں اول طریقہ: نقد و رائے کے اظہار کا اول طریقہ یہ ہے کہ روایت ذکر کی، اس کے متعلق اپنا نقد و تبصرہ بیان کر دیا جیسے قصہ اصحاب فیل میں شیخ عرجون نے کیا ہے۔قصہ اصحاب فیل میں روایات ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں کہ واقعہ میں بہت سے مراحل ایسے ہیں جو قصہ کو سچائی سے دور لے گے ہیں، اگر ان مبالغہ آرائی باتوں کو قبول کر لیا جائے تو خدا کی تخلیق کردہ معلوم اور نامعلوم چیزیں یکساں ہو جاتی ہیں ۔مناسب یہ ہے کہ آپ ﷺ کی سیرت کو اس مبالغہ آرائی سے دور رکھا جائے۔([17])

رائے و نقد کے اظہار میں دوسرا طریقہ: شیخ عرجون کا رائے و نقد کرنے کا دوسرا طریقہ یہ ہے کہ واقعہ سے متعلق آئمہ نے روایات پر جو اپنی رائے پیش کی ہوتی ہے اسے ذکر کرتے ہیں، آئمہ سلف کی بیان کردہ رائے شیخ عرجون کو اگر درست معلوم ہوتی ہے تو بھی اس پر اپنی رائے کا اظہار کرتے ہیں، یا نامناسب معلوم ہوتی ہے تو بھی اپنی رائے کا اظہار کرتے ہیں جیسے غزوہ تبوک کا سبب (رومی فوج کی پیش قدمی) جسے اہل سیر کی

---

[15] Al-‘Umarī, Akram Ḍiyā’. *As-Sīra an-Nabawiyya aṣ-Ṣaḥīḥa: Muḥāwala li-Taṭbīq Qawā‘id al-Muḥaddithīn fī Naqd Riwāyāt as-Sīra an-Nabawiyya*. Medina: Maktabat al-‘Ulūm, 1410 AH, 1:124.
[16] *Muḥammad Rasūl Allāh Ṣallā Allāh ‘alayh wa sallam: Manhaj wa Risāla*. Lahore: Maktaba-e-‘Ilmiyya, n.d., 1:7
[17] *Muḥammad Rasūl Allāh Ṣallā Allāh ‘alayh wa sallam*: Manhaj wa Risāla, 1:95.

اکثریت نے قبول کیا ہے، اس سبب کو باطل قرار دیتے ہوئے امام زرقانی نے اپنی رائے یہ پیش کی ہے کہ اس کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔ شیخ عرجون کتاب کی چوتھی جلد میں رقمطراز ہیں:

"الزرقاني في شرح المواهب صرح ببطلانهاولم يكن لذلك حقيقة، ولم يذكر الزرقاني سنداً لهذا النفي ولا ندري من أين أخذه "[18]

"امام زرقانی نے شرح المواھب میں اسے صریح باطل قرار دیا ہے، (شیخ عرجون کا کہنا ہے) لیکن اس کی کوئی حقیقت نہیں ہے، امام زرقانی نے اس کی نفی کے لئے کوئی سند ذکر نہیں کی اور یہ بھی نہیں معلوم کہ امام زرقانی نے اسے کہاں سے اخذ کیا ہے"

شیخ عرجون امام زرقانی کی رائے پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ امام صاحب نے اس کی کوئی سند ذکر نہیں کی اور ہم یہ بھی نہیں جانتے کہ امام زرقانی نے اسے کس بنیاد پر اسے باطل قرار دیا ہے۔ جہاں تک روایت کا تعلق ہے اس میں جن قوی قرائن کا ذکر ہے مناسب معلوم نہیں ہوتا کہ اس سبب کو باطل قرار دیا جائے اور بغیر دلیل کے غلط قرار دیا جائے۔

اسی طرح شیخ عرجون نے ابن طبری کی رائے کو قبول کیا ہے طبری کی رائے پر بھی اپنا تبصرہ بیان کر دیا ہے، ابن جریر طبری نے تبوک کی طرف پیش قدمی کی وجہ یہ ذکر کی کہ مسلمانوں کا، کافروں پر رعب طاری ہو جائے۔ شیخ عرجون نے اسی روایت کو ترجیح دیتے ہوئے بیان کیا ہے کہ غزوہ تبوک کا سبب یہ ہی تھا اس روایت میں ابن جریر نے حقیقی سبب بیان کر کے اس حملے کی اصل وجہ بیان کی۔[19] اسی وجہ سے اس غزوہ کی مشکلات ، آزمائش، اور سختیوں کا ذکر کیا ہے اور اسی وجہ سے غزوہ کی سختی کا ذکر قرآن مجید میں بھی آیا ہے اور قرآن مجید نے اس غزوہ کو "ساعة العسرة " قرار دیا ہے اسی وجہ سے اس غزوہ سے پیچھے رہ جانے والوں کے لئے سخت وعید آئی ہے۔

4. چوتھی خصوصیت: دلائل کا تذکرہ

چوتھی خصوصیت یہ کہ کتاب میں دلائل کا تذکرہ ہے۔

شیخ عرجون کی کتاب تحریر کرنے کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ جب کبھی قول اور، رائے کا رد کرتے ہیں تو دلائل ذکر کرتے ہیں۔ ابن حجر نے غزوہ بنی المصطلق کا سال پانچ ہجری قرار دیا ہے، اور امام بخاری نے غزوہ بنی المصطلق کا سال چار ہجری قرار دیا ہے۔ امام بخاری کی رائے کا رد کرتے ہوئے ابن حجر لکھتے ہیں کہ امام بخاری کو مغالطہ ہو گیا اور ان کا قلم پھسل گیا وہ پانچ ہجری لکھنا چاہتے تھے نہ کہ چار، شیخ عرجون نے ابن حجر کے اس قول کا رد کیا ہے، شیخ عرجون کتاب کی چوتھی جلد میں رقمطراز ہیں کہ:

"دعوى لا دليل لها، ورد روايات الصحيح بهذه الأوهام لا يصح الاعتماد عليه والاعتداد به، وكيف يمضي البخاري في صحيحه على هذا الغلط دون أن يصححه هو أو ينبه عليه أحد من تلاميذه وقارئي صحيحه وشارحيه قبل وجود ابن حجر وهم عشرات الألوف"[20]

(ابن حجر کا) دعویٰ بغیر دلیل کے ہے جو صحیح احادیث ہیں (ابن حجر کے اس دعویٰ کے ساتھ) ان سے بھی اعتماد ذائل ہو جائے گا، اور صحیح بخاری میں یہ لفظ صحیح کیے بغیر کیسے گزر گیا یا صحیح بخاری کے ہزاروں قاری اور شاگرد ہیں ان میں سے کسی نے بھی ابن حجر سے پہلے تنبیہ نہیں کی"

شیخ عرجون کا کہنا ہے کہ ابن حجر کا یہ دعویٰ بغیر دلیل کے ہے۔ اگر ابن حجر کا یہ قول درست مان بھی لیا جائے تو ان اوھام کے ساتھ صحیح روایات سے بھی اعتماد زائل ہو جائے گا۔ دوسرا یہ کہ صحیح بخاری میں یہ لفظ بغیر تصحیح کے کیسے گزر گیا جبکہ ابن حجر سے قبل ہزاروں شارحین اور صحیح بخاری

---

[18] *Muḥammad Rasūl Allāh Ṣallā Allāh ʿalayh wa sallam:* Manhaj wa Risāla, 4:422
[19] *Muḥammad Rasūl Allāh Ṣallā Allāh ʿalayh wa sallam:* Manhaj wa Risāla, 4:429
[20] *Muḥammad Rasūl Allāh Ṣallā Allāh ʿalayh wa sallam*: Manhaj wa Risāla, 4:206

کے پڑھنے والے گزرے ہیں۔ شیخ عرجون نے اپنی رائے بیان کرنے کے بعد ابن حجر کے ضعف کلام کی طرف اشارہ کرنے کے لئے امام قسطلانی کا قول نقل کیا ہے شیخ عرجون کتاب کی چوتھی جلد میں رقمطراز ہیں:

"قالوا وكأنه سبق قلم من البخاري أراد أن يكتب سنة خمس فكتب قافلة سنة أربع سهواً وهو عجيب، وأعجب منه أن يسير هذا الغلط مع الزمن قروناً كثيرة. فلا يتنبه إلى تصحيحه أحد من شارحي هذا الكتاب قبل مجيء ابن حجر "([21])

"انہوں نے کہا گویا کہ امام بخاری پانچ ہجری لکھنا چاہتے تھے نہ کہ چار انہوں نے غلطی سے چار لکھ دیا یہ عجیب بات ہے، اس سے زیادہ تعجب کی بات یہ ہے کہ اس غلطی کے ساتھ کافی وقت گزر گیا ابن حجر سے پہلے اس کتاب کے شارحین نے اس غلطی کی تنبیہ نہیں کی"

"امام قسطلانی کا کہنا ہے کہ امام بخاری نے اپنی صحیح میں پانچ ہجری کی جگہ چار لکھا عجیب بات ہے۔ زیادہ تعجب کی بات یہ ہے کہ اس غلط لفظ کے ساتھ کئی شارحین گذرے جنہوں نے اس غلط لفظ کی تصحیح نہیں کی۔ ہم یہ بات نہیں جانتے کہ امام بخاری کو پانچ اور چار کے حروف کا کیسے اشتباہ ہوا ،ان کے حروف جدا جدا اور معنیٰ بھی الگ الگ ہے۔ "([22])

5. پانچویں خصوصیت: متعدد روایات کا تذکرہ

شیخ عرجون ایک بحث سے متعلق کئی روایات ذکر کرتے ہیں۔

"محمد رسول الله ﷺ منهج ورسالة، بحث وتحقيق "کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ شیخ عرجون ایک بحث سے متعلق آئمہ سلف کی کئی روایات ذکر کرتے ہیں جیسے زم زم کی کھدائی کا قصہ، قصہ اصحاب فیل، شق صدر کا واقعہ اور دیگر بحث سے متعلق شیخ عرجون نے متعدد روایات ذکر کی ہیں۔ مثلاً شیخ عرجون نے شق صدر کے واقعہ کو بیان کرنے میں ابن اسحاق کی دو روایات ذکر کرنے کے علاوہ ابن عساکر اور امام مسلم کی روایت بھی ذکر کی ہے۔([23]) شیخ عرجون کے ہم عصر سیرت نگار محمد حسین ہیکل، ابو زھرہ، ابو شہبہ اور اکرم ضیاء العمری نے زیر بحث موضوعات میں متعدد روایات ذکر کرنے کی بجائے ایک ہی روایت کے ذکر پر اکتفا کیا ہے۔ شیخ عرجون کا یہی اسلوب انہیں دیگر مصنفین سے جدا کرتا ہے۔

6. چھٹی خصوصیت: متعارض روایات میں تطبیق

چھٹی خصوصیت اس کتاب کی یہ ہے کہ شیخ عرجون متعارض روایات میں تطبیق کرتے ہیں۔

آپ ﷺ کے سفر شام کے متعلق جو روایت ہے امام ترمذی کی روایت کردہ ہے، اس روایت میں آپ ﷺ کے ساتھ ابو بکر اور بلال رضی اللہ عنہما کی موجودگی کا تذکرہ ہے، ان دونوں صحابہ کی موجودگی کے باعث بعض آئمہ ابن کثیر، امام ذھبی اور ابن حجر نے اس روایت کا انکار کیا ہے شیخ عرجون نے اس روایت میں تطبیق اس طرح پیش کی ہے کہ ماہر محدثین اور ماہر ناقدین نے اس روایت کو قبول کیا ہے۔ شیخ عرجون کتاب کی پہلی جلد میں رقمطراز ہیں کہ:

"يكون أبو بكر قد آجر نفسه لبعض تجار قريش يكون معه حارساً أو مناولاً أو رسولاً كالذي نراه في متعارف الناس ومتصرفاتهم، وحينئذ فلا استغراب في وجوده في هذه الرحلة وأما بلال فالاحتمال في وجوده في هذه السفرة أرجح وأقرب. إذ ما المانع أن يكون قد خرج في هذه السفرة على صغره ليخدم بعض

[21] Al-Qasṭalānī, Aḥmad ibn Muḥammad ibn Abī Bakr. *Al-Mawāhib ad-Dunyā bil-Minaḥ al-Muḥammadiyya.* Cairo: Al-Maktaba at-Tawfīqiyya, 1419 AH, 1:278.
[22] Al-Qasṭalānī, *Al-Mawāhib ad-Dunyā bil-Minaḥ al-Muḥammadiyya*, 1:278.
[23] *Muḥammad Rasūl Allāh Ṣallā Allāh ʻalayh wa sallam*: Manhaj wa Risāla, 1:144

سادته إذا كان قد استرق منذ طفولته. أو يكون خرج أجيراً مع بعض أهله أو غيرهم "([24])

"جس طرح آپ ﷺ اپنے چچا کے ساتھ سفر پر نکلے تھے اسی طرح غالب گمان یہ ہی ہے کہ ابو بکر بھی اپنے اہل خانہ کے ساتھ سفر پر نکلے ہوں اور بعد میں آپ ﷺ سے مل گے ہوں کیوں کہ دونوں ہم عمر تھے عموماًلوگ ایسا کیا کرتے ہیں، یا ابو بکر قریش کے تاجروں کے ساتھ محافظ یا قاصد کے طور پر نکلے ہوں جیسے اس زمانے میں اس کا رسم ورواج تھا۔اس سفر میں بلال کی موجودگی کا احتمال زیادہ ہے اس کہ بلال بچپن ہی سے غلام تھے، عین ممکن ہے کہ بلال اس وقت ابو بکر کے غلام نہ ہوں لیکن کسی اور قافلے کے ساتھ غلامی کی حیثیت سے شامل ہوں، جیسے غلاموں سے مزدوری کروانے کے لئے انہیں ساتھ لے جایا جاتا تھا"

شیخ عرجون نے آئمہ کے اعتراضات کو رد کرتے ہوئے اس روایت میں تطبیق اس طرح پیش کی ہے کہ ہو سکتا ہے جس طرح آپ ﷺ اپنے چچا کے ساتھ سفر پر نکلے تھے اسی طرح غالب گمان یہ ہی ہے کہ حضرت ابو بکر بھی اپنے اہل خانہ کے ساتھ سفر پر نکلے ہوں اور بعد میں آپ ﷺ سے مل گے ہوں کیوں کہ دونوں ہم عمر تھے عموماًلوگ ایسا کیا کرتے ہیں، یا ابو بکر قریش کے تاجروں کے ساتھ محافظ یا قاصد کے طور پر نکلے ہوں جیسے اس زمانے میں اس کا رسم ورواج تھا اس سفر میں ان کی موجودگی کوئی تعجب کی بات نہیں۔اس سفر میں حضرت بلال کی موجودگی کا احتمال زیادہ ہے اس کہ بلال بچپن ہی سے غلام تھے، عین ممکن ہے کہ بلال اس وقت ابو بکر کے غلام نہ ہوں لیکن کسی اور قافلے کے ساتھ غلامی کی حیثیت سے شامل ہوں، جیسے غلاموں سے مزدوری کروانے کے لئے انہیں ساتھ لے جایا جاتا تھا۔([25])

7. **ساتویں خصوصیت: روایات سیرت کے قبول کرنے میں عقلی اور نقلی پہلو**

کتاب ھذا کی ساتویں خصوصیت روایات سیرت کے قبول کرنے میں عقلی اور نقلی پہلو ذکر کیے ہیں جو کہ ذیل میں ہیں۔

شیخ عرجون کی کتاب" **محمد رسول الله ﷺ منهج ورسالة، بحث وتحقيق** "کا ایک جو بڑا امتیاز ہے وہ یہ ہے کہ شیخ عرجون روایات کے قبول کرنے میں عقلی اور نقلی پہلو ذکر کرتے ہیں۔

عقلی پہلو: عقلی پہلو میں شیخ عرجون نے قصہ شق صدر کا ذکر کیا ہے اور ان کا کہنا ہے کہ قصہ شق صدر کا بعض لوگوں نے انکار کیا ہے۔ واقعہ شق صدر کی روایت کو قبول کرنے میں شیخ عرجون عقلی پہلو ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

"وهذه السنن الخاصة لا ينكرها العقل، لأنه دائب البحث في أسرار الكون وسنن الله فيه، ولا يزال يكشف عن كثير من هذه الأسرار والسنن مما كان يجهله"([26])

"(کائنات) کی مخصوص سنتوں سے ذہن انکار نہیں کرتا اور یہ (شق صدر کا واقعہ) اس کے اسرار و رموز میں سے ہے، ان میں سے بہت سے راز اور سنتیں ایسی ہیں جن کو وہ ابھی تک نہیں جانتے"

اگر واقعہ شق صدر کا انکار صرف ظاہری اسباب نہ ہونے کی وجہ سے کیا ہے تو شیخ عرجون کا انکار کرنے والوں کو یہ کہنا ہے کہ کائنات میں بہت سے مظاہر ایسے ہیں جن کو وہ جانتے نہیں اور بہت سے مظاہر ابھی بھی پوشیدہ ہیں، اگر ان لوگوں نے مطلق اصولوں کے خلاف ہونے کی وجہ سے انکار کیا ہے تو ان کے بارے شیخ عرجون کا یہ کہنا ہے کہ انسانی ذہن قدرت کے قوانین کا ادراک نہیں رکھتا۔

نقلی پہلو: نقلی پہلو ذکر کرتے ہوئے شیخ عرجون نے قرآن کریم کے تین قصے زکریا علیہ السلام، مریم علیہ السلام اور ابراھیم علیہ السلام کے قصے کی طرف اشارہ کیا ہے جو خلاف عادت واقع ہوئے ہیں اور واضح کیا ہے کہ اللہ اسباب کا محتاج نہیں ہے۔

[24] *Muḥammad Rasūl Allāh Ṣallā Allāh ʻalayh wa sallam*: *Manhaj wa Risāla*, 1:169.
[25] *Muḥammad Rasūl Allāh Ṣallā Allāh ʻalayh wa sallam*: Manhaj wa Risāla, 1:169.
[26] *Muḥammad Rasūl Allāh Ṣallā Allāh ʻalayh wa sallam: Manhaj wa Risāla*, 1:137.

8. آٹھویں خصوصیت: روایات سیرت کے رد کرنے میں عقلی اور نقلی پہلو

شیخ عرجون نے روایات سیرت کے رد میں بھی عقلی اور نقلی پہلو ذکر کیے ہیں۔

شیخ عرجون جس طرح روایات سیرت کے قبول کرنے میں عقلی و نقلی پہلو ذکر کرتے ہیں اسی طرح روایت کے رد کرنے میں بھی عقلی اور نقلی پہلو ذکر کرتے ہیں۔ قصہ غرانیق کی روایت جو جھوٹ پر مبنی ہے اہل سیر کی اکثریت نے اس قصہ کو لغو قرار دیا ہے۔ ابن تیمیہ جو ممتاز آئمہ میں سے ہیں، تعجب کی بات یہ ہے کہ انہوں نے اس قصہ کو درست کہا ہے۔ شیخ عرجون نے اس قصہ کے رد میں عقلی اور نقلی پہلو ذکر کیے ہیں۔

عقلی پہلو: شیخ عرجون عقلی پہلو ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

> "أي الذين قرروا ما نقل عن السلف زعموا الآثار في تفسيره هذه الآية معروفة ثابتة في كتب التفسير والحديث دون أن يبين الشيخ أين هي الآثار المعروفة الثابتة في كتب التفسير والحديث، هل يقصد الشيخ بهذه الآثار روايات أسباب النزول التي اشتملت على طامات الكفر والزندقة؟ إن كان هذا هو مقصود الشيخ فهذه الآثار قد زيفها الأئمة" ([27])
>
> "یعنی وہ لوگ جو اس بات کی تصدیق کرتے ہیں کہ یہ پیشروؤں سے منقول ہے، انہوں نے دعویٰ کیا ہے کہ اس آیت کی تفسیر میں جو آثار ہیں وہ تفسیر اور حدیث کی کتابوں میں معلوم اور ثابت ہیں، شیخ نے یہ وضاحت نہیں کی یہ ثابت شدہ آثار کہاں ہیں، حدیث سے مراد وہ احادیث ہیں جن میں کفر اور بدعت کے الزامات ہیں آئمہ کا کہنا ہے کہ یہ احادیث جھوٹی ہیں"

شیخ عرجون نے بیان کیا ہے کہ جہاں تک بات ان لوگوں کی ہے جنھوں نے روایت کی تصدیق کی، انہوں نے دعویٰ کیا اس آیت کی تفسیر میں ان کے نشانات حدیث کی کتابوں میں معلوم اور ثابت ہیں۔ شیخ عرجون کا کہنا ہے کہ ابن تیمیہ نے یہ واضح نہیں کیا کہ کہاں ہیں۔ اگر شیخ کا ان آثار سے مراد نزول کے اسباب کی روایتیں ہیں جن میں کفر اور بدعت کے الزامات شامل ہیں تو ان روایات کو آئمہ نے سلسلہ نقل اور نظریہ میں غلط قرار دیا ہے۔ ان میں سے طبری نے بعض پیشروؤں کے ناموں کی سند سے روایتیں ذکر کی ہیں، ابن العربی نے انہیں ضعیف کہا ہے اور کہا ہے کہ ان کی کوئی بنیاد نہیں ہے۔([28])

نقلی پہلو: ابن تیمیہ کا انبیاء علیہم السلام کی عصمت کے بارے یہ خیال ہے کہ انبیاء ان باتوں میں معصوم ہیں جو وہ خدا کے بارے میں بیان کرتے ہیں وہ خدا کے پیغام کو معاہدے کے ساتھ لوگوں تک پہنچاتے ہیں اور جو کچھ انہیں دیا جاتا ہے اس پر ایمان لانا ضروری ہے، شیخ عرجون نے کہا ہے کہ ابن تیمیہ کا اپنا ہی عصمت انبیاء کا موقف قصہ غرانیق کے خلاف ہے۔ کیوں کہ ابن تیمیہ کا یہ کہنا ہے کہ انبیاء معصوم ہوتے ہیں وہ خدا تعالیٰ کے پیغام کو لوگوں تک پہنچاتے ہیں، جب کہ قصہ غرانیق میں ابن تیمیہ کا یہ کہنا ہے کہ شیطان نے آپ ﷺ کی زبان پر وہ کلمات جاری کروائے۔ قصہ غرانیق میں ابن تیمیہ کا قول ضعف کا باعث ہے۔([29])

9. نویں خصوصیت: روایات کی تطبیق کرنے میں عقلی دلائل

اس کتاب کی نویں خصوصیت یہ کہ روایات کی تطبیق کرنے میں شیخ عرجون عقلی دلائل ذکر کرتے ہیں جو کہ ذیل میں ہے۔

"محمد رسول الله ﷺ منهج ورسالة، بحث وتحقيق "کتاب کی ایک بڑی خصوصیت یہ ہے کہ روایات کی تطبیق کرنے میں شیخ عرجون نے عقلی پہلو ذکر کیے ہیں۔ قصہ معراج کی روایات میں جو اختلاف پایا جاتا ہے، یعنی اکثر روایات میں اس بات کا ذکر موجود ہے کہ واقعہ معراج حالت بیداری میں واقع ہوا جب کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت کے مطابق یہ واقعہ سوتے ہوئے پیش آیا۔

---

[27] *Muḥammad Rasūl Allāh Ṣallā Allāh ʻalayh wa sallam: Manhaj wa Risāla*, 2:88.
[28] *Muḥammad Rasūl Allāh Ṣallā Allāh ʻalayh wa sallam: Manhaj wa Risāla*, 2:88.
[29] *Muḥammad Rasūl Allāh Ṣallā Allāh ʻalayh wa sallam: Manhaj wa Risāla*, 2:92.

اس قصہ معراج میں شیخ عرجون نے عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں تطبیق کرنے میں عقلی پہلو اس طرح ذکر کیا ہے شیخ عرجون دوسری جلد میں رقمطراز ہیں:

"ولا كانت في سن من يضبط ضبط إتقان وحفظ ، ورسول الله ﷺ لم يدخل بها إلا في المدينة في السنة الثانية "([30])

"اور نہ (عائشہ) اس عمر کی تھی کہ اس واقعہ کو یاد رکھ پاتی اور آپ ﷺ ان کے ساتھ (عائشہ) مدینہ منورہ میں دوسری ہجری میں داخل ہوئے"

کہ واقعہ معراج کے وقت عائشہ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کی زوجہ نہیں تھی اور نہ ہی وہ اس عمر کی تھی کہ اس واقعہ کو یاد رکھ پاتی اور کہ یہ سفر آپ ﷺ کے معجزات میں سے ایک معجزہ ہے۔ یہ آپ ﷺ کا منفرد اعزاز ہے۔ یہ معجزات مواقع، اوقات، وجوہات اور اسباب کے محتاج نہیں ہوتے، اللہ رب العزت جس کام کے لئے "کن" کہتا ہے، وہ ہو جاتا ہے۔([31]) لہذا قصہ معراج بیداری کی حالت میں پیش آیا۔

10. دسویں خصوصیت: محض تقلیدی انداز نہیں

دسویں خصوصیت جو کتاب ھذا کی یہ ہے کہ یہ محض تقلیدی انداز کی حامل نہیں ہے۔ "**محمد رسول الله ﷺ منهج ورسالة، بحث وتحقيق** "کتاب تقلیدی پہلو سے اس طرح جدا ہے کہ بعض غزوات کا ذکر اس کتاب "محمد رسول اللہ ﷺ منہج ورسالۃ، بحث وتحقیق" میں موجود نہیں ہے جیسے غزوہ خیبر، غزوہ موتہ،، غزوہ دومۃ الجندل اور غزوہ سویق وغیرہ۔ سیرت کی دیگر کتابوں میں نظر دوڑائی جائے جیسے

* حياة محمد ﷺ،
* خاتم النبيين ﷺ،
* السيرة النبوية على ضوء القرآن والسنة،
* السيرة النبوية الصحيحة محاولة لتطبيق قواعد المحدثين في نقد روايات السيرة النبوية

ان کتابوں میں غزوات کے یہ مباحث دیکھنے کو ملتے ہیں۔ لیکن شیخ عرجون کی یہ کتاب "**محمد رسول الله ﷺ منهج ورسالة، بحث وتحقيق**" ان مباحث سے خالی ہے۔ غزوات کے ان مباحث کا ذکر نہ کرنے کی وجہ یہ ہے غزوات کے ان واقعات کو شیخ عرجون نے موضوع تحقیق نہیں بنایا، کیوں کہ شیخ عرجون نے اپنی کتاب کا منہج ہی واقعات وروایات میں نقد وتحقیق واضح کیا ہے۔

خلاصہ بحث

اس تحقیقی مضمون میں شیخ محمد صادق عرجون کی معروف تصنیف "**محمد رسول الله ﷺ منهج ورسالة، بحث وتحقيق** "کا تفصیلی جائزہ لیتے ہوئے اس کی امتیازی خصوصیات کو نمایاں کیا گیا ہے۔ اس کتاب کی سب سے نمایاں خوبی اس کا جامع اور محققانہ اسلوب ہے، جس میں شیخ عرجون نے اپنے ہم عصر سیرت نگاروں کے مقابلے میں سیرت نبوی کے مباحث کو زیادہ گہرائی اور وسعت کے ساتھ پیش کیا۔ دیگر سیرت نگاروں کی تحریریں عموماً محض روایات کے بیان تک محدود ہیں، جبکہ شیخ عرجون نے ہر موضوع پر متعدد روایات ذکر کر کے ان پر نقد وتحقیق کا حق ادا کیا۔ کتاب کی دوسری خصوصیت اس کا تحقیقی انداز ہے، جس میں روایت اور درایت دونوں پہلوؤں سے جانچ پڑتال کی گئی۔ تیسری خصوصیت رائے اور نقد کا اظہار ہے، جس میں شیخ عرجون نے کبھی خود براہِ راست تنقید کی اور کبھی ائمہ سلف کی آراء پر جرح وتعدیل کے ساتھ اپنی رائے دی۔ چوتھی خصوصیت یہ ہے کہ انہوں نے کسی بھی واقعے پر ایک روایت پر اکتفانہ کیا بلکہ متعلقہ تمام اہم روایات کو جمع کیا۔ پانچویں خصوصیت یہ ہے کہ وہ کسی قول یا روایت کے رد میں مضبوط عقلی ونقلی دلائل پیش کرتے ہیں۔ چھٹی خصوصیت متعارض روایات میں تطبیق کی کوشش ہے تاکہ روایات میں ہم آہنگی پیدا ہو۔ ساتویں اور آٹھویں خصوصیت یہ ہے کہ قبول اور رد دونوں صورتوں میں عقلی ونقلی دلائل کی وضاحت کی گئی ہے۔ نویں خصوصیت یہ ہے کہ متضاد روایات میں تطبیق کرتے وقت عقلی استدلال کو خاص اہمیت دی گئی۔ دسویں خصوصیت اس کتاب کا غیر تقلیدی

[30] *Muḥammad Rasūl Allāh Ṣallā Allāh ʿalayh wa sallam: Manhaj wa Risāla,* 2:347
[31] *Muḥammad Rasūl Allāh Ṣallā Allāh ʿalayh wa sallam: Manhaj wa Risāla*, 2:347.

اسلوب ہے؛ چنانچہ مصنف نے اپنی تحقیق کے دائرے میں بعض غزوات کا ذکر ترک کیا، جو دیگر سیرت نگاروں کی کتابوں میں موجود ہیں۔ ان تمام خصوصیات کی بنیاد پر شیخ عرجون کی یہ تصنیف سیرت نگاری میں ایک منفرد اور معیاری علمی سرمایہ کی حیثیت رکھتی ہے جو تنقیدی شعور، علمی گہرائی اور تحقیقی وقار کی روشن مثال ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Bibliography / کتابیات

* ‘Umar Najjār ‘Alī. *Manhaj ash-Shaykh Muḥammad aṣ-Ṣādiq ‘Arjūn fī Naqd ar-Riwāyāt min khilāl Kitābih Muḥammad Rasūl Allāh Ṣallā Allāh ‘alayh wa sallam*. Cairo: Maktabat al-Adab, 1440 AH/2019.
* ‘Arjūn, Muḥammad aṣ-Ṣādiq Ibrāhīm. *Muḥammad Rasūl Allāh*. Damascus: Dār al-Qalam, n.d.
* Haykal, Muḥammad Ḥusayn. *Ḥayāt Muḥammad Ṣallā Allāh ‘alayh wa sallam*. Lahore: Maktaba-e-‘Ilmiyya, n.d.
* Abū Zahra, Muḥammad ibn Aḥmad. *Khātam an-Nabiyyīn Ṣallā Allāh ‘alayh wa sallam*. Cairo: Dār al-Fikr, 1445 AH.
* Abū Shahba, Muḥammad ibn Suwaylim. *As-Sīra an-Nabawiyya ‘alā Ḍaw’ al-Qur’ān wa as-Sunna*. Damascus: Dār al-Qalam, 1478 AH.
* Al-‘Umarī, Akram Ḍiyā’. *As-Sīra an-Nabawiyya aṣ-Ṣaḥīḥa: Muḥāwala li-Taṭbīq Qawā‘id al-Muḥaddithīn fī Naqd Riwāyāt as-Sīra an-Nabawiyya*. Medina: Maktabat al-‘Ulūm, 1410 AH.
* *Muḥammad Rasūl Allāh Ṣallā Allāh ‘alayh wa sallam: Manhaj wa Risāla*. Lahore: Maktaba-e-‘Ilmiyya, n.d.
* Al-Qasṭalānī, Aḥmad ibn Muḥammad ibn Abī Bakr. *Al-Mawāhib ad-Dunyā bil-Minaḥ al-Muḥammadiyya*. Cairo: Al-Maktaba at-Tawfīqiyya, 1419 AH.
* Jawādī, Muḥammad. *Al-Azhar ash-Sharīf wa al-Iṣlāḥ al-Ijtimā‘ī wa al-Mujtama‘ī*. Cairo: Dār al-Kalima lil-Nashr wa at-Tawzī‘, 1436 AH/2015.
* Al-Aṣfahānī, Ar-Rāghib. *Al-Mufradāt fī Gharīb al-Qur’ān*. Beirut: Dār al-Qalam, n.d.